تو خیر جعفر صاحب نے بڑا اچھا کام کیا کہ ایک علاقہ جسے ہم ادبی لحاظ سے بنجر سمجھتے تھے۔ اس میں انہوں نے فن کی نہریں بہتی دکھا دیں۔ حضرت زکریا ملتانی کو کون نہیں جانتا، راجہ محمد عبداللہ نیاز اور کشفی ملتانی سے اکثر ادبی مطالعہ رکھنے والے واقف ہوں گے، نواب زادہ نصراللہ خاں ناصر کا تو وہی معاملہ ہوا کہ "شعر کہتے کہتے میں تلت کا لیڈر ہو گیا"۔ اسی طرح نسیم لیہ، خیال امروہوی، غافل کرنالوی، شہباز نقوی اور علیم صراطی سے ہم تعارف رکھتے ہیں۔ قبول نہ جائیے کہ جعفر بلوچ بھی اسی محفل میں ہیں۔

ہر شاعر و ادیب کے حالات لکھے گئے ہیں اور کلام کا نمونہ پیش کیا گیا ہے۔ اس طرح یہ کتاب ادبی تاریخ اور تنقید کے لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔

یہ ایک دفتر رہ گیا۔ جعفر بلوچ صاحب نے یہ راز نہیں کھولا کہ لیہ، مظفر گڑھ اور ڈیرہ غازی خاں کے دور افتادہ علاقوں میں شعر و فن کا اس زور شور سے ابھار کیوں ہوا ؟

کیفِ حضوری | مجموعہ نعت از محترمہ نجم النساء منور علی بخاری نجم۔ ناشر: ادارۂ پیامِ اسلام، مرکزِ اشاعت اسلام نمبر ۱ سرور روڈ ملتان۔

"دیارِ حبیب ﷺ کی قدم بوسی کا شرف حاصل ہوا۔ آنکھوں نے جو کچھ دیکھا، دل نے جو کچھ ملا، زبان بیان کرنے سے قاصر ہے۔ یہ کیفِ حضوری کیسے ظاہر کروں۔ دل کے نہاں خانے میں احساس کا یہ نازک سا جذبہ شعاع نور بن کر میرے پورے وجود میں سما گیا۔"

سادات کے ایک علمی گھرانے کی چشم و چراغ کے متذکرہ الفاظ پڑھیے اور انہی سے اندازہ کر لیجیے کہ ان کی کتاب میں کیا ہو گا۔ احساس کی شدت اور بیان کی کوتاہی جب جمع ہوتی ہیں تو ایک پُراسرار شاعری نمود پاتی ہے۔ ایسی ہی نعتیہ شاعری کا یہ مجموعہ ہے۔ دو ایک شعر ملاحظہ ہوں۔

ابتدا ہے، اسی کا التزام ہے | یہی تو نغمۂ حسیں لبوں پہ صبح و شام ہے
درود ہی درود ہے، سلام ہی سلام ہے